چودھویں صدی

کی

غیر معمولی اہمیّت

مولانا دوست محمد شاہد
مؤرّخِ احمدیّت

چودھویں صدی

کی

غیر معمولی اہمیت

مولانا دوست محمد شاھد
مؤرخِ احمدیت

باجازت نظارت اشاعت لٹریچر و تصنیف ۔ ربوہ

نام کتاب ـــــــ چودھویں صدی کی غیر معمولی اہمیت

مصنّف ـــــــ مولنا دوست محمدؐ شاہد

ناشران ـــــــ جمال الدّین انجم، غلام مرتضےٰ ظفر

ادارہ ـــــــ احمد اکیڈیمی ربوہ

مطبع ـــــــ محمد محسن، لاہور آرٹ پریس، لاہور

تاریخ اشاعت ـــــــ مارچ سنہ ۱۹۸۱ء

کتابت ـــــــ نورالدین خوشنویس ۔ ربوہ

نگران اشاعت ـــــــ سلطان احمد مبشر

مضمحل ملّتِ بیضا ہے مسلمان ضعیف
مُلحدوں کی جو بَن آئے تو اچنبا کیا ہے

("الحقّ الصریح فی اثبات حیٰوۃ المسیح" صـ۱۳۳ در مطبع انصاری واقع دہلی ۱۳۰۹ھ۔ تالیف مولانا محمد بشیر سہسوانی۔ نظم از سیّد منشی شکیل احمد صاحب)

دوسری حدیث

۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نہایت قابلِ اعتماد اور ہمراز صحابی حضرت حذیفہ بن الیمانؓ (متوفّٰی ۳۶ سنہ ھ) کی روایت ہے کہ:۔

"قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مَضَتْ اَلْفٌ وَّ مِائَتَانِ وَ اَرْبَعُوْنَ سَنَۃً یَبْعَثُ اللّٰہُ الْمَھْدِیَّ۔" ("النجم الثاقب" حصہ دوم صـ۲۰۹ مطبوعہ پٹنہ تالیف ۱۳۰۷ھ زیر اہتمام مولانا ابو الحسنات محمد عبد الغفور)

یعنی پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ بارہ سو چالیس (۱۲۴۰) سال کے بعد مہدی موعودؑ کو بھیجے گا۔"

جیساکہ "النّجمُ الثاقِب" سے پتہ چلتا ہے یہ حدیث اوائلِ اسلام میں اس درجہ مشہور تھی کہ دوسری صدی کے محدّثین میں سے حضرت امام بخاریؒ اور حضرت امام احمد بن حنبلؒ کے استاد اور تاریخ اسماء الرجال کے سب سے

پہلے مؤلف حضرت یحییٰ بن سعید فروخ القطانؒ (ولادت ۱۲۰ سنہ ہجری۔ وفات ۱۹۸ سنہ ہجری) نے اِس کا ذکر اپنے بیش بہا مجموعۂ احادیث میں فرمایا۔ حضرت ابن القطانؒ اِس شان کے محدّث تھے کہ اُن کے ہمعصر اربابِ کمالِ علم نے اعتراف کیا کہ "وَاللّٰہِ مَا اَدْرَکْنَا مِثْلَہٗ"۔ "بخدا آپ بے نظیر انسان تھے۔ ہم نے آپ جیسا کوئی نہیں پایا۔

شیخ الاسلام حضرت ابن حجر عسقلانیؒ (متوفّٰی ۸۵۲ھ ۱۴۵۴ء) نے "تہذیب التہذیب" جلد ۱۱ ص ۲۱۶ تا ص ۲۲۲ میں اُن کے مفصّل حالات میں اُن سب آراء کا بڑی شرح و بسط سے ذکر فرمایا ہے۔

حضرت ابن القطانؒ کے بعد تیسری صدی کے مشہور محدّثین میں سے حضرت عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہؒ (ولادت ۱۵۹ھ، وفات محرم ۲۳۵ھ) اور حضرت عبد بن حمید صاحبِ "مُسندِ کبیر و تفسیر" (متوفّٰی ۲۴۹ھ) نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی یہ حدیث نقل کی ہے۔

حضرت ابن ابی شیبہؒ کا مقام بھی محدّثین میں بہت بلند ہے۔ چنانچہ حضرت امام ابن حجر العسقلانیؒ (متوفّٰی ۸۵۴ھ) فرماتے ہیں کہ وہ اپنے زمانہ میں حدیث کے سب سے بڑے حافظ تھے۔ ابن حبانؒ اور ابن قانعؒ نے بھی ان کو ثقہ قرار دیا ہے۔ حضرت امام بخاریؒ نے اُن سے تیس ۳۰ اور حضرت امام مسلمؒ نے ایک ہزار پانچ سو چالیس ۱۵۴۰ احادیث روایت کی ہیں۔

اس جگہ یہ آسمانی اصولِ حدیث بھی ہمیشہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جو حدیث غیب کی کسی خبر پر مشتمل ہو اور وہ پوری ہو جائے تو اُس سے بڑھ کر مستند اور صحیح اور قوی حدیث اور کوئی نہیں ہو سکتی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی فعلی شہادت سے ثابت کر دیا ہے کہ یہ حدیث واقعی شہنشاہِ نبوت ہی کے مبارک ہونٹوں سے نکلی ہے۔

تیسری حدیث

۳۔ روایاتِ مہدی کے پاسبانوں میں ائمۂ اہل بیت نبوی اور قدیم شیعہ بزرگوں کو ایک منفرد اور مثالی شان حاصل ہے۔ عہدِ اکبری کے مؤلف موبد شاہ نے اپنی کتاب "دبستانِ مذاہب" میں اسماعیلی فرقے کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس فرقہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ روایت چلی آرہی ہے کہ:۔

"عَلٰى رَأْسِ اَلْفٍ وَّثَلٰثِمِائَةٍ تَطْلُعُ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا" (ص ۲۸۵ مطبوعہ مطبع نامی نولکشور لکھنؤ)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور بعض علمائے اُمت کے نزدیک اس حدیث میں طلوعِ آفتاب سے مُراد ظہورِ قائمِ آلِ محمدؐ مہدی موعود ہے۔

("بحار الانوار" جلد ۱۳ ص ۱۵۲ مطبوعہ ایران و "نور الانوار" ص ۹۹ تالیف السید علی اصغر بروجردی سنہ ۱۲۷۴ھ)

اور معنی یہ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مہدی موعودؑ تیرھویں صدی کے سر پر آئیں گے۔

عُشّاقِ نبویؐ اور تصوّرِ مہدیؑ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کی اِس آسمانی بشارت نے کہ آخری زمانہ میں مہدی موعود کے ذریعہ اسلام کو عالمگیر سطوت و شوکت نصیب ہوگی اُمّتِ مُسلمہ میں زبردست انقلابی رُوح پھونک دی۔ اور خصوصاً عُشّاقِ نبویؐ اور علمائے ربّانی پر تصوّرِ مہدیؑ نے متعدّد گہرے اثرات ڈالے۔ ایک تو یہ کہ اسلام کے دَورِ اوّل ہی سے ظہورِ مہدیؑ کے عقیدہ کو بالاتفاق ضروریاتِ دین میں سے شمار کیا جانے لگا۔ دوسرے یہ کہ اولیائے اُمّت لاکھوں کی تعداد میں ظہورِ مہدیؑ کے لئے دُعاؤں میں مصروف رہے۔ تیسرے وہ نہایت بے تابی اور بے قراری سے مہدیؑ کا انتظار کرنے لگے اور اُن کے اندر ہمیشہ ہی یہ دِلی تمنّا اور آرزو رہی کہ مہدیؑ ظاہر ہوں تو سب سے پہلے رسولؐ اللہ کا پیار اسلام پہنچانے کی اُن کو توفیق ملے۔ اِس حقیقت کے ثبوت میں چند اقتباسات ہدیۂ سامعین کرتا ہوں:۔

۱۔ پانچویں صدی ہجری کے متکلّم و فقیہ حضرت الامام الحافظ عبد الجبّار ابن علی الاسکافؒ (متوفّی ۴۵۲ھ ؍ ۱۰۶۰ء) حضرت جابرؓ بن عبداللہ کی یہ مرفوع